مرزا داغؔ دہلوی

(1831–1905)

مرزا خاں نام، داغؔ تخلّص تھا۔ نواب شمس الدّین احمد خان رئیس لوہارو کے بیٹے تھے۔ دہلی میں پیدا ہوئے، لال قلعے میں پرورش پائی۔ ذوقؔ کے شاگرد تھے۔ 1857 کے بعد رام پور چلے گئے۔ 1888 میں حیدرآباد پہنچے۔ میر محبوب علی خاں آصف جاہ اُن کے شاگرد ہوئے۔ انھوں نے اپنے استاد داغؔ دہلوی کو 'ناظم یار جنگ'، 'دبیرالدّولہ'، 'فصیح الملک' کا خطاب عطا کیا اور گراں قدر وظیفہ مقرّر کیا۔ داغ نے آخر دم تک عزّت ووقار کی زندگی بسر کی۔

داغؔ کو دہلی کی زبان اور محاورے پر قدرت حاصل تھی۔ وہ روزمرّہ کے استعمال کا خاص سلیقہ رکھتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ اُردو زبان کی باریکیوں کو سمجھنا آسان نہیں ہے۔ داغؔ کی زبان دانی کا دبدبہ اتنا تھا کہ اس زمانے کے بہت سے شاعروں نے ان سے اصلاح لی۔ علامہ اقبالؔ نے بھی اپنا ابتدائی کلام داغؔ کو دکھایا تھا اور وہ داغؔ سے اس تعلق پر فخر کرتے تھے۔ زبان کے مزے اور بیان کی شوخی کے لحاظ سے داغؔ ایک خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ اردو شاعری کا مذاق عام کرنے میں داغؔ کا رول بہت نمایاں ہے۔ ان کی جیسی شہرت اور مقبولیت کسی اور شاعر کو نہیں ملی۔ سامنے کی باتیں اور مضامین وہ سہل، سادہ اور عام بول چال کی زبان میں بہت خوبی کی ساتھ باندھتے ہیں۔ اس لیے داغؔ کے اشعار بآسانی زبان پر چڑھ جاتے ہیں۔

ان کے کلام کے مجموعے 'گلزارِ داغؔ'، 'آفتابِ داغؔ'، 'فریادِ داغؔ'، 'مہتابِ داغؔ' اور 'یادگارِ داغؔ' شائع ہو چکے ہیں۔

5188CH11

غزل

سبق ایسا پڑھا دیا تو نے	دل سے سب کچھ بُھلا دیا تو نے
لاکھ دینے کا ایک دینا ہے	دلِ بے مدّعا دیا تو نے
نارِ نمرود کو کیا گلزار	دوست کو یوں بچا لیا تو نے
کہیں مشتاق سے حجاب ہوا	کہیں پردہ اٹھا دیا تو نے
مٹ گئے دل سے نقشِ باطل سب	نقش اپنا جما دیا تو نے

داغؔ کو کون دینے والا تھا
جو دیا اے خدا دیا تو نے

(مرزا داغؔ دہلوی)

مشق

سوالات

1۔ دلِ بے مدعا سے کیا مراد ہے؟

2۔ نقشِ باطل مٹنے کا کیا انجام ہوا؟

3۔ داغؔ نے اس غزل میں خدا کی کن کن عنایات کا ذکر کیا ہے؟

4۔ شعر کی تشریح کیجیے:

نارِ نمرود کو کیا گلزار دوست کو یوں بچا لیا تو نے